اوراقِ پارینہ

چند خطوط

ویریندر پرشاد سکسینہ

"منشی دیا نرائن نگم نے اردو زبان کا دامن لعل و گہر سے بھر دیا ہے۔ ان کا رسالہ "زمانہ" کانپور، اپنے وقت کا بہترین رسالہ تھا۔ کم و بیش نصف صدی تک اس رسالے کے ذریعہ انہوں نے اردو کی خدمت کی۔ ہندو ہونے کے باوجود، حد درجہ غیر متعصب اور رواوار شخص تھے اور اردو زبان کے تو فدائی تھے۔ موصوف کے چند غیر مطبوعہ خطوط منشی ویریندر پرشاد سکسینہ نے فراہم کرلئے ہیں جو اپنی اہمیت اور افادیت کے اعتبار سے اس قابل ہیں کہ ان کا مطالعہ کیا جائے، اسی لیے ہم اسے شائع کر رہے ہیں۔

سکسینہ صاحب کا بیان ہے:

منشی دیا نرائن نگم کے یہ تین غیر مطبوعہ خطوط ٹھاکر چندر بھوشن سنگھ کے نام ہیں جو اردو کے بڑے مشہور اور کہنہ مشق نقاد اور افسانہ نگار رہیں لیکن اب جونپور میں گوشہ نشینی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ منشی دیا نرائن نگم سے آپ کی خط و کتابت کا آغاز شروع سال ۱۹۳۳ سے ہوا۔ لیکن اپریل ۱۹۳۴ تک یہ خط و کتابت یک طرفہ سی رہی یعنی منشی جی نے آپ کے خطوط کو قابل اعتنا نہیں سمجھا۔ اپریل ۱۹۳۴ میں جب ان کا پہلا افسانہ "زمانہ" میں شائع ہوا تو منشی جی نے آپ کو ایک مفصل خط لکھا۔ اس کے بعد آپ کے کئی افسانے "زمانہ" میں شائع ہوئے اور منشی جی کا دست طلب اتنا دراز ہوا کہ ۱۵ر جولائی ۱۹۳۵ کو آپ دفتر "زمانہ" کے ایک رکن بن گئے۔ آپ کی ملازمت کا سلسلہ آپ کی خانگی تردداتت کی وجہ سے بیچ میں دو بار منقطع بھی ہوا۔

منشی جی نے ۲ رنومبر ۱۹۴۲ کو وفات پائی، لیکن آپ ۲ رجون ۱۹۴۲ کو دفتر" زمانہ" سے الگ ہو چکے تھے۔ آپ کے پاس منشی جی کے" چالیس" خطوط محفوظ تھے لیکن اب صرف پچیس خطوط ہی محفوظ رہ گئے ہیں۔ پندرہ خطوط آپ نے حضرت محشر بدایونی کو بھیج دیے تھے جو منشی جی کی وفات کے بعد ان کے خطوط کا مجموعہ شائع کرنا چاہتے تھے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے حضرت محشر بدایونی نے منشی جی کے خطوط کا کوئی مجموعہ اب تک شائع نہیں کیا ہے۔ خطوط ملاحظہ فرمایئے یہ خطوط اردو ادب میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

(۱)

بہرائچ ۲۰ رجون ۱۹۳۵

مائی ڈیر بھوشن جی تسلیم۔ میں ابھی تک بہرائچ ہی میں ہوں۔ آپ کا ۲۵ جون کا خط مجھے کانپور سے ملا۔ میں یہاں سے ۲۲ یا ۲۳ کو کانپور جا رہا ہوں۔ وہاں پہنچ کر اور آپ کے ٹھہرنے کا انتظام کرکے آپ کو لکھوں گا۔ مجھے آپ کی ذات سے بہت امید ہے۔ دعا ہے کہ یہ سب توقعات پوری ہوں اور آپ کو مجھ سے مایوسی نہ ہو۔ آپ نے اپنی بابت جو کچھ لکھا ہے اس سے مجھے بڑی دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ لیکن میرے بارے میں آپ نے جو تصور باندھ رکھا ہے وہ بہت کچھ مبالغہ آمیز ہے۔ میں بہت معمولی آدمی ہوں اور اس وقت حالات اور واقعات نے بہت کچھ دبا لیا ہے۔ شروع میں شاید میں بھی ایسا ہی حوصلہ مند اور پرجوش تھا۔ محنت کا بھی بہت کچھ عادی تھا اور طالب علمی کے بعد بھی "زمانہ" کے لیے میں نے بہت محنت کی اور مالی نقصانات بھی بہت اٹھائے حتیٰ کہ مجھے ان کی وجہ سے بہت زیر باری رہی۔ میرے بزرگ اس کام کے خلاف تھے اس لیے انھوں نے اس کام میں نہ مالی حیثیت سے اور نہ کسی اور طرح شروع میں میری مدد کی۔ اگر گھر کے کسی اور لڑکے کو میرے ساتھ کام کرنے کی اجازت دے دیتے تو آج شاید میں ایک بڑے پریس کا مالک ہوتا۔ میرا حساب (Mathematics) ہمیشہ سے کمزور تھا۔ میں ایڈیٹری اور مینجری دونوں کو تنہا سنبھال سکا۔ "زمانہ" کی شان میں نے حتی المقدور ہمیشہ بالا رکھی ہے۔ اپنی خودداری بھی اب تک قائم

اکتوبر ۱۹۶۵

کیے ہوئے ہوں لیکن ان دونوں کے لیے بہت گراں قیمت ادا کرنا پڑی۔ آپ نے ہندوستانی اکیڈمی وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ بہت معمولی باتیں ہیں۔ اکیڈمی کی بنیاد بہت کچھ میری ذاتی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اخباری شہرت کی جتنی آپ قدر کرتے ہیں وہ بہت زیادہ ہے۔ بہرحال یہ کوئی قابل لحاظ باتیں نہیں۔ معمولی واقعات ہیں۔ میرے لڑکے ضرور لائق نکلے لیکن عرصہ تک ان کو خاندان کے ساتھ میں نے جو غفلت برتی ہے اس کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ لڑکوں کو جو کچھ نمود حاصل ہوئی وہ ان کی محنت شاقہ کی بدولت ہے۔ میں نے انھیں محنتی، ایماندار اور خوددار بنانے کی ضرور انتہائی کوشش کی اور اس میں کامیاب بھی ہوا مگر ایشور کی مہربانی بھی کچھ کم نہیں رہی۔ درمیان میں ایک مقدمہ بازی کے سلسلے میں میری خاندانی جائداد بہت کچھ تلف ہو گئی۔ میں یہ سب باتیں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ آپ کو یہ دھوکا نہ ہو کہ آپ کسی امیر کارخانہ یا متمول شخص کے ساتھ کام کرنے جا رہے ہیں۔ البتہ میرے یہاں اردو کی لیاقت بڑھانے کا سامان آپ کو کافی ملے گا اور پڑھنے کا مصالحہ بھی بہت ہاتھ آئے گا۔ گو اب میں پہلے کا سا محنتی نہیں رہا اور دنیوی جھگڑوں نے بھی بہت کچھ گھیر رکھا ہے۔

کانپور پہنچ کر اور آپ کے قیام وغیرہ کا ضروری انتظام کر کے میں آپ کو لکھوں گا۔ آپ جتنی محنت کریں گے اسی قدر زیادہ کامیاب رہیں گے۔ امید کہ مزاج بخیریت ہوگا۔ بشن نرائن جی کی طبیعت اب اچھی ہے وہ بھی میرے ساتھ کانپور جا رہے ہیں دو ماہ کی مزید رخصت لی ہے اس کے بعد آخری اگست میں ان کی کہیں اور تعیناتی ہوگی۔

کانپور میں میرا نام۔ محلہ نیا چوک متصل پریڈ رام بیلا گراؤنڈ کا پتہ کافی ہے۔ آپ جب آئیں گے تو میں اسٹیشن پر آدمی بھیج دوں گا۔

اس خط کی بدخطی معاف

زیادہ دعا

بندہ دیا نرائن نگم

(۲)

کانپور- ۱۴/جون ۱۹۳۸

مائی ڈیئر ٹھاکر صاحب تسلیم- آپ کا کارڈ اپریل میں آیا تھا- اس کے بعد ہی میں بنارس چلا گیا وہاں سے دو تین دفعہ آیا گیا- غرض آخر اپریل تک کندن بابو کی شادی میں وقت گذر گیا۔ مئی اور نصف جون مختلف تردّدات میں ختم ہوا- اس سال ایک آدھ نئی فکریں پیدا ہو گئی ہیں- مگر یہ گرہستی کا جنجال جب تک زندگی ہے چلا جائے گا- ایشور کی مدد سے عارضی تردّدات رفع ہو جائیں گی- مجھ کو آپ کی والدہ ماجدہ کے انتقال کی خبر سے بہت ہی رنج ہوا- آپ کی عمر تو ابھی کم ہے اور شروع سے آپ والد کے سایۂ عاطفت سے بھی محروم رہے مگر میرے دل میں ابھی تک والدہ کی موت کا رنج تازہ ہے- اسی لیے آپ کے رنج کا میں بخوبی اندازہ کر سکتا ہوں- البتہ ایک بات کسی قدر اطمینان بخش ہے اور وہ یہ کہ آخر وقت میں آپ ان کی خدمت میں موجود تھے اور ان کا کریا کرم بھی آپ ہی نے کیا- ایشور مرحومہ کو غریق رحمت کریں اور آپ کو شانتی دیں-

تقریب میں آپ کی سب لوگوں کو یاد آئی- یہ ضرور ہے کہ اس حادثہ کے بعد آپ کا شریک ہونا مشکل تھا- لیکن اصل بات یہ ضرور ہے کہ جب سے آپ گئے ہیں مجھ کو آپ کی اکثر بہت یاد آئی اور گھر میں بھی اکثر آپ کی خیر و عافیت پوچھتی رہتی ہیں- آپ جس طرح ہم لوگوں میں گھل مل گئے تھے اس سے سب لوگ آپ کو اپنا ہی سمجھنے لگے ہیں . . . . میں نے بھی کبھی ملازمت کی حیثیت سے آپ کو نہیں سمجھا اس لیے خاص طور پر تعلق خاطر ہو گیا ہے- دل چاہتا ہے کہ کام کی غرض سے نہ سہی لیکن یوں میل ملاقات کے خیال سے آپ سال میں دو چار دفعہ آجایا کریں اور دل بہلاؤ کے طریقے پر جو کام جی چاہے- دفتر کا کام نہ سہی ایڈیٹوریل جیسے ہی میں جس شعبے سے آپ کو دلچسپی ہو اس کو اپنے دورانِ قیام میں اپنے ذمہ رکھیں- جب جی چاہے چلے جائیں- یہاں شروع ہی سے سرورؔ اور نظرؔ صاحب سے اس قسم کے تعلقات

رہے۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ آپ بھی اس ناچیز کا رخانہ کو اپنا نہ سمجھیں۔ اس وقت تو پانی بھی برس گیا ہے گرمی کے دنوں میں تو مجھ کو بلانے کی ہمت نہ ہوتی تھی لیکن اب موسم ایسا خراب نہیں رہا ہے۔ جب آپ کا جی چاہے برائے چندے آجایئے آپ کے آنے جانے پر ممکن ہے کسی خاص علمی کام کا آغاز ہو جائے۔ آپ نے اپنے کارڈ میں بھی کانپور آنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ بہرحال میرے آپ کے درمیان جو دلی تعلق پیدا ہو گیا ہے میں اس کو اپنی زندگی بھر کم سے کم ضرور قایم رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ کے دل میں بھی مجھے امید ہے پوری گنجائش ہوگی۔ دفتر کا کام معمولی طور پر چل رہا ہے۔ "زمانہ" کی تاخیر کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ لیکن 'آزاد' اکثر جمعہ کو نکل جاتا ہے۔ باقی سب حالات بدستور ہیں۔ امید آپ اچھی طرح ہوں گے۔ اپنی خیریت مطلع کیجیے گا۔

دعاگو

دیانرائن نگم

(۳)

کانپور ۲۳ر اگست ۱۹۳۸

مائی ڈیئر ٹھاکر صاحب تسلیم۔ آپ کا خط آیا تھا۔ قصہ بھی ملا اور شائع ہوگا۔ میری طبیعت ابھی تک معمول پر نہیں آئی بخار تو بارہ ہی تیرہ دن آیا لیکن اس دفعہ کمزوری دیر سے رفع ہو رہی ہے۔ لیکن کوئی تشویش کی بات نہیں ہے۔ موسم بھی تو برسات کا ہے۔

'زمانہ' مارچ بھیجنے کو کہہ دیا ہے آپ کا پہلے والا قصہ بعد میں مگر جلد ہی شائع ہوگا آپ نے آخر اگست یا شروع ستمبر میں آنے کو کہا ہے اس سے خوشی ہوئی کیونکہ آپ کی اکثر یاد آتی رہتی ہے۔ میری رائے میں اگر آپ کو گھر پر کوئی خاص کام نہ ہو یعنی اگر آپ نے کسی خاص ذمہ داری کو اپنے سر نہ لیا ہو تو شوق سے دفتر میں چلے آیئے۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے اگر آپ کو ایڈیٹوریل صیغہ میں محدود کر دیا جائے تو آپ زیادہ کامیاب ثابت ہوں گے۔ 'آزاد'

کے لیے اقتباسات، آزاد ترجمے انتخابات۔ روزمرہ واقعات اور حالات آپ آسانی سے فراہم کر سکتے ہیں۔ کاپی اور پروف دیکھنا بھی ضروری ہے اور زمانے کے ایڈیٹوریل صیغہ کی خط و کتابت۔ غرض حساب کتاب سے علیحدہ رہ کر آپ توجہ سے اخبار و رسالہ کے اکثر کام کر سکتے ہیں۔ رفتہ رفتہ ایڈیٹوریل بھی لکھنے لگیں گے۔ آپ چاہیں تو اس پر غور کیجیے گا۔

پنج نرائن صاحب (ایڈیٹر روہیلکھنڈ اخبار بریلی) آئے تو شوق سے تھے۔ لیکن ڈیڑھ مہینہ کے اندر معلوم ہوا کہ ان کی صحت کی حالت وقتاً فوقتاً بہت تشویشناک ہو جاتی ہے اور جب دمہ کا دورہ پڑتا ہے تو اوپر والوں کو بڑی فکر کا سامنا ہوتا ہے کم سے کم مجھے تو بڑی پریشانی ہوئی خود بھی بیمار تھا اس لیے انھیں ناچار واپس ہی بھیجنا پڑا۔ گیرا (بابو رام چندر گیرا کلرک) ابھی دفتر میں نہیں۔ ایک اور صاحب کام کر رہے ہیں۔ باقی کلام صاحب (محمد یعقوب خاں کلام) دفتری بھگوت دیال بدستور ہیں۔ آفس بوائے دوسرا ہے۔ نرائن بدستور ہے۔ گور بخش لکھنؤ میں اپنے کنبہ کی علالت سے بہت پریشان رہے۔ ان کی جگہ دو آدمی اور کام کر رہے ہیں۔ عبدالرحمٰن دفتر میں اور نورالدین گھر پر "زمانہ" کی کتابت کرتے ہیں اور کوئی حال تازہ نہیں ہے۔ میں اب البتہ دفتر کے معمولی کاموں سے آزادی چاہتا ہوں۔ اس طرف دو ماہ میں شاید ہی سات آٹھ دفعہ دفتر گیا ہوں۔ اس دفعہ جون میں کہیں باہر نہیں جا سکا پشن نرائن جی بریلی بلا رہے ہیں اور ڈاکٹروں کا بھی مشورہ ہے کہ دس پندرہ روز کے لیے ضرور چلا جاؤں آپ اپنی آمد کی تاریخ سے اطلاع دیجیے تاکہ کوشش کروں کہ آپ کے زمانہ میں باہر نہ جاؤں۔

آپ کب تک آنے والے ہیں اس کے معلوم ہونے کے بعد میں بریلی جانے کا ارادہ کروں گا۔ اس لیے جواب کا منتظر رہے گا۔ بہر حال اوپر کا کمرہ آپ کے لیے خالی رہے گا۔

امید کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

بندہ دیا نرائن نگم